بسم اللہ الرحمن الرحیم

تواضع و انکساری

افادات

فقیہِ عصر حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبحِ نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پیپلز کالونی فیصل آباد

فون: 041-730834



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں فری

حاصل کرنے کے لیئے

ٹیلیگرام چینل لنک

https://t.me/tehqiqat

آرکاریو لنک

https://archive.org/details

/@zohaibhasanattari

بلوگسپوٹ لنک

https://ataunnabi.blogspot

.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

تواضع وانکساری

افادات

فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر: مکتبہ صبحِ نور
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا فیصل آباد فون: 8730834

نام کتاب	**تواضع وانکساری**
افادات	فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
ترتیب	محمد کریم سلطانی
اشاعت	اوّل ۲۰۰۰ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
ناشر	مکتبہ صبح نور
تعداد	۱۰۰۰
قیمت	....

انتساب

اللہ تعالیٰ کے مقدس نوری فرشتوں کے نام
جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہوئے
ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام
کوسجدہ کرکے

تواضع وانکساری

کا

عملی مظاہرہ کیا اور مقربین بارگاہ الٰہی کی فہرست میں اپنا نام نمایاں
کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کوتواضع وانکساری کی توفیق عطافرمائے۔آمین
ببرکۃ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم.

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہ اجمین.

تواضع وانکساری سے متعلق حضور سیدی وابی فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے افادات کا مجموعہ پیش خدمت ہے۔اس میں جو خوبی ہے وہ حضور سیدی وابی زید مجدہٗ کی وجہ سے ہے اور اس میں جو نقص اور کمی ہے وہ میری کم علمی کی وجہ سے ہے اور میری ترتیب میں ہے۔

یاد رہے اس سلسلہ میں درج شدہ تمام احادیث مقدسہ سنداً بھی صحیح ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عجز وناکساری کی سعادت عطا فرمائے۔

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہ اجمین. امابعد!

بندہ بندہ ہے اسے بندگی ہی زیبا ہے تواضع انکساری اللہ کے بندوں کا شیوہ ہے۔ان کے مزاج میں ان کی گفتار میں ان کی سیرت وکردار میں ان کے معاملات میں الغرض ان کی ہرادا میں تواضع وانکساری نمایاں نظر آتی ہے۔

چنداحادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو تواضع وانکساری کی توفیق عطا فرمائے اور تکبر وغرور سے محفوظ فرمائے۔

-☆-

حکم الٰہی - تواضع اختیار کرو

عَـن عِیاضِ بُنِ حِمارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَـلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ اَوحَی إِلَيَّ اَن تَواضَعَوا حَتّٰی لایَفُخَرَ اَحَد" عَلٰی اَحَدٍ وَلایَبُغِیَ اَحَد" عَلٰی اَحَدٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٨٦٥)	جلد٥	صفحہ٣٩٠
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (٤٨٩٥)	جلد٢	صفحہ٦٩٠
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٤٢١٤)	جلد٤	صفحہ٥١٦
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٤٢٦٥)	جلد٣	صفحہ٣٧٣
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٤٨٩٥)	جلد٣	صفحہ٢٠٠
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٤١٥)	جلد٣	صفحہ٣٧٣
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (١٠٠٠)	جلد١٧	صفحہ٣٦٤

تاریخ بغداد		جلد۴	صفحہ۱۶۸
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد۱	صفحہ۲۲۴
السنن الکبریٰ للبیھقی		جلد۱۰	صفحہ۲۳۴
مشکاۃ المصابیح		جلد۳	صفحہ۱۳۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۳۴۷
فتح الباری		جلد۱۰	صفحہ۴۹۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی

یہ کہ (اے اہل ایمان) تم ایک دوسرے سے انکساری سے پیش آو یہاں تک کہ کوئی کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی دوسرے پر تجاوز کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے عیب سے پاک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیّ (اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی

نازل فرمائی) کے الفاظ سے بیان فرما کر اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا تا کہ اللہ کا بندہ ہمیشہ عاجزی کو اپنائے رکھے اور تکبر جیسے قبیح وصف سے مامون ومحفوظ رہے۔

اَلتَّوَاضُعُ : عَدَمُ الْاِسْتِکْبَارِ وَالْخُضُوْعُ لِلْحَقِّ وَتَرْکُ الْاِعْتِرَاضِ عَلَی الْحُکْمِ.

تکبر نہ کرنا، حق کی خاطر انکساری کرنا اور حکم پر اعتراض نہ کرنا تواضع کہلاتا ہے۔

ایک مرد مومن کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے دامن کو تکبر کی الائشوں سے بچائے، حق کی خاطر عجز وانکساری کرے اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم ارشاد فرمائیں اس پر اعتراض نہ کرتے ہوئے بلا چوں وچرا تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے۔

اَلْخُضُوْعُ لِلْحَقِّ - عاجزی حق کی خاطر ہوتی ہے یہی عاجزی محمود ومستحسن ہے۔

اَلْفَخْرُ : اَلتَّبَاهِیْ وَالتَّعَاظُمُ بِالْمَکَارِمِ وَالْمَنَاقِبِ مِنْ حَسَبٍ وَنَسَبٍ.

مباھات کرنا اور اپنے نفس کو عظیم جاننا اپنے مکارم ومناقب کے ساتھ وہ مناقب حسب کے ہوں یا نسب کے فخر کہلاتا ہے۔

بندہ مومن کردار کی اس بلندی پر ہوتا ہے کہ خودنمائی کے داغ اس کی قبائے عزت وکرامت کو داغدار نہیں کر سکتے وہ اپنے حسب ونسب پر اتراتا نہیں بلکہ ہمیشہ فروتنی کو شیوہ بناتا ہے۔ اسے معلوم ہے انسان خاک سے پیدا کیا گیا ہے اور خاک کیا خاک فخر کرے گی ہاں عزت وکرامت اسی کو ہے جس کا دل خشیت الٰہی سے ہر وقت کانپتا ہے اور تقویٰ جیسی حسین صفت اس کے دامن کو اُجلا کیے ہوئے ہے۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عاجزی یہ علماء امت کیلئے بزرگانِ دین کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے جن کا دل نور ایمان سے منور ہو عزت ہے۔ لیکن اہل ظلم وعدوان سے عاجزی یہ ایسی ذلت ہے جس میں عزت نام کی کوئی چیز نہیں۔

تواضع سے رفعت وبلندی

وَعَن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مـانَـقَـصَـتْ صَدَقَة" مِنْ مالٍ، وَمازادَ اللّٰهُ عَبداً بِعفُوٍ إِلاَّ عِزاً، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَد" لِلّٰهِ إِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ.

تخريج الحديث:

الحديث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۲۶۶)	جلد۳	صفحہ۵۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث(۲۵۸۸)	جلد۵	صفحہ۱۶۲
السنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۰۲۹)	جلد۴	صفحہ۳۷۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۲۰۲۹)	جلد۲	صفحہ۳۹۰
قال الالبانی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث(۲۳۲۸)		جلد۵	صفحہ۴۳۲
قال الالبانی:	صحیح		

اروا‌ء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲۰۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۹
قال الالبانی:	الحدیث صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۰۵)	جلد ۷	صفحہ ۵۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیحان		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۸۶)	جلد ۹	صفحہ ۷۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن الکبریٰ للبیھقی		جلد ۴	صفحہ ۱۸۶
سنن الکبریٰ للبیھقی		جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۵
فتح المنان (المسند الجامع) / رقم الحدیث (۱۷۹۹)		جلد ۷	صفحہ ۲۳۰
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۲
قال المحقق:	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمۃ	رقم الحدیث (۲۴۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۹۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۴۸)	جلد ۸	صفحہ ۴۰
قال شعیب الارنورط:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ بندے کو اور عزت عطا فرماتا ہے۔

جو اللہ کیلئے تواضع کرے اللہ تعالٰی اسے رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔

-☆-

مَانَقَصَتْ صَدَقَة'' مِنْ مَالٍ.

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا بلکہ صدقہ سے مال میں ایسی برکت آتی ہے جس سے تمام اہل خانہ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی حقیقت بیان ہوئی ہے آج جب صدقہ کیا جاتا ہے تو سوچ آتی ہے کہ اس سے مال میں کمی واقع ہوگی لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے افراد ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا لیکن زندگی بھر انکا مال کم نہیں ہوا بلکہ ان کے مال میں اضافہ ہی ہوتا گیا یہ انکے ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے انکا اس ارشاد گرامی پر یقین کامل ہے اور یقین کامل والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا۔

مَازَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلاّ عِزّاً.

کسی کو معاف کر دینا بہت بڑی نیکی ہے معاف کرنے والے کو جو ایمانی مسرت ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو اللہ کی خاطر معاف کیا ہو۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی

ہے معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ جسے عزت دینے والا اللہ ہو جسے سرفرازی عطا کرنے والا وحدہٗ لاشریک ہو اس کی عزت وکرامت کا عالم کیا ہوگا۔

وَمَاتَوَاضَعَ اَحَد" لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ.

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا فرماتا ہے اسے وہ بلندیاں نصیب ہوتی ہیں جنکا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔

ہمارے اسلاف تواضع کے وصف سے متصف تھے انکا دامن تکبر کے داغوں سے معرا تھا۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

یا اللہ! میں تیرے وصال کا طلبگار ہوں مجھے ایسا راستہ بتادے جو سھل بھی ہو اور مختصر بھی:

ارشاد ہوا اے بایزید: دَعْ نفسک وَتَعَالَ

اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آجا۔

گویا عجز وانکساری کرنے والا اگر اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے اسباق پابندی سے ادا کرتا رہے تو وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذتوں

سے مالا مال ہو جاتا ہے اور جب تک تکبر جیسی بیماری موجود ہے اسے وصال وقرب کا انعام نہیں مل سکتا۔

تواضع - امتِ محمدیہ کا شعار

وَعَن طارِقٍ قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہ عَنہُ إِلَی الشَّامِ وَمَعَنَا اَبُوعُبَیْدَۃَ فَأتَوا عَلَی مَخاضَۃٍ وَعُمَرُ عَلَی ناقَۃٍ لَہُ فَنَزَلَ وَخَلَعَ خُفَّیہِ فَوَضَعَهُما عَلَی عاتِقِہِ وَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِہِ فَخاضَ فَقَالَ أبُوعُبَیدَۃَ : یاأَمِیرَالْمُؤْمِنِینَ أنْتَ تَفْعَلُ ھذا ! مایَسُرُّنِی أنَّ أھْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوکَ : فَقَالَ : أوَّہ ! لَوْیَقُلْ ذاغَیرُکَ. اَباعُبَیدَۃَ -جَعَلتُہُ نَکَالاً لأُمَّۃِ مُحَمَّدٍ. إنّا کُنَّا أذَلَّ قَوْمٍ فَأعَزَّنا اللّٰہُ بِالإسْلامِ. فَمَھْمَا نَطلُبُ الْعِزَّ بِغَیْرِ ما أعَزَّنا اللّٰہُ بِہِ أذَلَّنا اللّٰہُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد۳	صفحہ۵۳۲
قال المحقق:	حسن موقوف		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۴)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		

التلخیص بذیل المستدرک جلد۱ صفحہ۶۱

قال الذھبی: علی شرطھما

ترجمۃ الحدیث:

جناب طارق نے بیان کیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو وہ پانی پر آئے حضرت عمر اپنی اونٹنی پر تھے۔

حضرت عمر اونٹنی سے نیچے اترے اور آپ نے اپنے دونوں موزے اتار لیئے ان دونوں موزوں کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اور اپنی اونٹنی کی لگام کو تھاما اور پانی میں اتر گئے۔

حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کرتے ہیں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اہل بلد آپ کو اس حالت میں دیکھیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! اگر یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے امت محمدیہ کیلئے عبرت بنا دیتا۔

ہم ایک ذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دی تو جہاں ہم اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت ڈھونڈیں گے اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔

-☆-

امیر المؤمنین خلفیۃ المسلمین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کس درجہ منکسر المزاج تھے حالانکہ ان کے نام میں اتنی ھیبت ہے کہ شاہانِ وقت صرف نام سن کر کانپ جایا کرتے تھے لیکن یہاں آپ کی عجز وانکساری ملاحظہ ہو اونٹنی سے نیچے اتر کر اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر لٹکا لیتے ہیں اسی حالت میں اپنی اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں گھس جاتے ہیں اللہ! اللہ! یہ فروتنی ایسی فروتنی پر دنیا بھر کی بادشاہت قربان ہو تو پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

آپ کے دوست آپ کے محبّ اَحَدُ العَشْرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ بِالْجَنَّۃِ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اس منظر کی تاب نہ لا سکے فوراً عرض کی اے امیر المؤمنین آپ ایسا کرر ہے ہیں؟ اگر اہل بلد نے ایسا دیکھ لیا تو اپنے ہی ایک محبّ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات سن کر اس پیکر عجز وانکسار نے وہ جملہ ارشاد فرمایا جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے اور قیامت تک آنے والے حکمرانوں، قائدین اور ملتِ اسلامیہ کے زعما کیلئے قابل تقلید ہے:

اِنا کُنّا اَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ فَمَھْمَا نَطْلُبُ العِزَّ بِغَیْرِ مَا اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِہٖ اَذَلَّنَا اللّٰہُ.

ہم ایک حقیر و ذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں اسلام دیکر عزت وتکریم عطا فرمائی تو جس چیز سے اللہ نے ہمیں عزت وسرفرازی بخشی اگر ہم اسے چھوڑ کر کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ورسوا کردے گا۔

اہل اسلام کی عزت اسلام میں ہے انکی بزرگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ہے انکی سرفرازی شعائر اسلام کی تعظیم وتکریم میں ہے۔ اگر اسلام کے علاوہ کہیں اور عزت تلاش کریں گے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو چھوڑ کر کسی اور کی نقل کرنے میں عزت چاہیں گے یا شعائر اللہ کی تکریم کو خیر باد کہہ کر کسی اور نشان کی تعظیم میں اپنی عزت وسرفرازی تلاش کریں گے تو سن لیجئے یہ سامانِ عزت نہیں بلکہ یہ سامان ذلت ہے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرنے ولا ہمیشہ ذلیل ورسوا ہوا کرتا ہے اور ذلت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

متواضع - رفیع المرتبت

وَعَـن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ لاأَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ

قَالَ :

یَقُولُ اللّٰهُ تبارَکَ وَتَعَالٰی : مَن تَواضَعَ لِی هٰکَذا وَجَعَلَ

یَزِیدُ باطِنَ کَفِّهِ إِلَی السَّمَاءِ وَرَفَعَ نَحْوَالسَّماءِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد		جلد۱	صفحہ۴۴
الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۱)	جلد۳	صفحہ۵۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۹)	جلد۱	صفحہ۲۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد		جلد۸	صفحہ۸۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۰۶۷)	جلد۸	صفحہ۱۵۶
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۴۸)	جلد۱	صفحہ۱۶۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

جس نے میرے لیئے تواضع کی تو ایسے (بلند ہوگا) راوی حدیث نے ہتھیلی کا باطن آسمان کی طرف کیا اور اسے آسمان کی طرف بلند کردیا۔

-☆-

اللہ کی خاطر تواضع کرنا رفع درجات کا سبب ہے۔ایک مومن جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

راوی حدیث نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ بات واضح کردی کہ فروتنی کرنے والے کے درجات اتنے بلند ہوتے ہیں کہ گویا آسمان کو چھو رہے ہوں۔آسمان انسان کی دسترس سے باہر ہے اسی طرح عاجزی کرنے والے کا مقام بھی عام آدمی کی پہنچ سے بلند ہے۔

خلیفہ راشد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین ہیں ان کے پاس کس چیز کی کمی ہے لیکن ان کی عاجزی کا عالم یہ ہے جب وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو جو قمیص زیب تن ہوتی اس پر کئی مقامات پر

پیوند لگے ہوتے تھے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مقام عطا فرمایا رہتی دنیا تک اس کا نام گونجتا رہے گا۔ اپنے تو اپنے رہے بیگانے بھی خراج تحسین پیش کیئے بغیر نہ رہ سکے۔ آج دنیا میں جہاں بھی عادل حکمرانوں کا تذکرہ ہوتا ہے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام پاک سب سے نمایاں ہوتا ہے۔

اس اللہ کے بندے نے اپنی ظاہری زندگی میں اللہ کی خاطر اتنی انکساری کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں اس کا نام بلند کر دیا بلکہ انکی عظمت کے سامنے آسمان کی عظمتیں بھی ہیچ کر دیں بلکہ ایسی عظمت دی کہ ابلیس لعین بھی اس راستہ اور گلی کو چھوڑ جاتا یہاں عمر گزر جاتے آج بھی جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لیا جائے یا آپ کی تعلیمات پر عمل ہو تو وہاں ابلیس کا کیا کام وہاں اللہ کی رحمتیں برکتیں اور عنایتیں لگاتار برستی ہیں اور وہ جگہ باعث سکینت و اطمینان ہوا کرتی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما عَن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَامِنْ آدَمِيَّ إِلَّا فِي رَأْسِهٖ حَكَمَة" بِيَدِ مَلَكٍ فَإِذا تَواضَعَ قِيلَ لِلْمَلَكِ : اِرْفَعْ حَكَمَتَهُ وَإِذا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلَكِ : ضَعْ حَكَمَتَهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۲)	جلد۳	صفحہ۵۴۳
مجمع الزوائد		جلد۸	صفحہ۸۵
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۰۶۹)	جلد۸	صفحہ۱۵۷
قال المحقق:	رواہ الطبرانی واسنادہ حسن		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۹۳۹)	جلد۱۲	صفحہ۲۱۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۳۸)		جلد۲	صفحہ۶۴
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۳۵۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۳۵۴

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر آدمی کے سر میں ایک حکمہ ہے جو فرشتے کے ہاتھ میں تھما دیا گیا
ہے جب آدمی تواضع وانکساری کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے
اس کی لگام کو اونچا کر دو
جب آدمی تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو نیچے
کر دو۔

-☆-

حکمہ لگام کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے۔
تو گویا ہر انسان کے سر میں ایک غیر مرئی لگام ہے جو اللہ کے فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر فرشتہ اس لگام کو اونچا کر دے تو انسان کو عزت وشرافت ملتی ہے اور لوگ اسے تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اگر فرشتہ اس لگام کو نیچا کر دے تو اس کے مقدر میں عزت کی بجائے ذلت ہو گی وہ اپنے زعم میں ہزار معزز بنتا رہے لیکن لوگ اس کی تکریم نہیں کریں گے وہ اپنے زور سے کسی کے سر کو تو جھکا سکتا ہے لیکن اس کیلئے دل کبھی نہیں جھکا کرتے۔
فرشتہ یہ لگام کب اونچی کرتا ہے اور کب پست کرتا ہے تو اس سلسلہ میں یہ حدیث پاک مکمل راہنمائی کرتی ہے جو تواضع وانکساری کرتا ہے فرشتہ

اس کی لگام کو اونچا کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے فرشتہ اس کی لگام کو پست کر دیتا ہے۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! عجز وانکساری کو شیوہ بنا لے اللہ تعالیٰ کو تیرا عاجزی کرنا پسند ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تیری فروتنی پیاری لگتی ہے جو چیز اللہ اور اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاری لگے اسے اپنانا شیوہ ایمانی ہے۔ یہ اترانا یہ تکبر کرنا غرور سے پیش آنا نہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور نہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے اور جو چیز اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ ہو ایک مومن کو کیسے پسند ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

متواضع - جنت کا سزاوار

وعَـن ثَـوُبَـانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَـن مَـاتَ وَهُوَ بَرِيء'' مِنَ الُكِبُرِ وَالُغُلُولِ وَالدَّيُنِ دَخَلَ الُجَنَّةَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب الترھیب	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۸
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحہ ۲۶
التلخیص للذھبی		جلد ۲	صفحہ ۲۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۴

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۲۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۵۹۲)	جلد۲	صفحہ۳۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۶۹)	جلد۱۶	صفحہ۲۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۰)	جلد۱۶	صفحہ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۲۶)	جلد۱۶	صفحہ۳۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۲۷)	جلد۱۶	صفحہ۳۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
فتح المنان (المسند الجامع)/	رقم الحدیث (۲۷۵۵)	جلد۹	صفحہ۳۳۵
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۷۶۴)	جلد۵	صفحہ۲۳۴
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۰۹۶۴)	جلد۵	صفحہ۵۸۱
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۸۲۰۸)	جلد۹	صفحہ۱۷۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۲۶۴)	جلد۲	صفحہ۳۲۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس بندۂ مومن کو موت آئی اس حال میں کہ وہ غرور تکبر، خیانت

اورقرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

مومن جب چند صفات حمیدہ سے متصف ہو تو جب اس کی موت کا وقت آئے تو انہیں صفات کے ہوتے ہوئے موت سے ہمکنار ہو تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے جنتی ہے۔

۱۔ کبر سے خالی ہو۔

غرور وتکبر انسان کو فرعون بنا دیتا ہے لیکن جب اس میں غرور نہ ہوگا تو وہ سراپا عجز وانکسار ہوگا وہ کسی مخلوق کو حقیر نہ سمجھے گا تو خالق کا نافرمان کیسے ہوگا۔

متواضع آدمی خیر کے کاموں میں دلچسپی لے گا

غریبوں کی مدد واعانت کرے گا

بیواؤں کی خبر گیری کرے گا

یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھے گا

ماں باپ کا خدمت گذار ہوگا

اہل علم وفضل کا احترام کرے گا

غرضیکہ ایک تواضع اختیار کرنے سے وہ بے شمار خوبیوں کا مالک ہوگا

اور ایسی عادات سے آراستہ ہوگا جو عادات اللہ اور اس کے رسول کو پیاری ہیں۔

۲۔ خیانت سے دور ہو۔

جو خائن نہیں وہ امین ہے اور امانت مومن کا وصفِ جمیل ہے وہ اپنی زندگی کو ایک امانت سمجھتا ہے اس کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر کے خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا وہ اولاد کو امانت تصور کرتا ہے انکی دیکھ بھال اور انکی تربیت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے بلکہ وہ اپنے ہر سانس کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی ہر نعمت کو ایک امانت خیال کرتا ہے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا کیونکہ مومن کبھی خائن نہیں ہوا کرتا۔

۳۔ قرض سے خالی ہو۔

مومن کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہے وہ جلد از جلد ادا کر دیا جائے اور وہ اپنی موت سے پہلے اس قرض سے بھی بری ہوا کرتا ہے یہ دنیا کا قرض ہی نہیں بلکہ وہ اللہ کے ہر حکم کو پوری دلجمعی سے بجالاتا اس پر کوئی صلاۃ قرض نہیں ہوا کرتی کوئی روزہ قرض نہیں ہوا کرتا بلکہ وہ جملہ عبادات پورے اہتمام سے ادا کرتا ہے ادا کرنے کے بعد اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے یہی اعترافِ عجز مومن کے ایمان کا سرمایہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک رات کعبۃ اللہ میں بسر کرتے ہیں اس شان سے کہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کرلیتے ہیں پھر رو رو کر عرض کرتے ہیں:

مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَمَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ.

اے ہمارے اللہ! ہم تیری عبادت نہ کرسکے جیسے تیری عبادت کا حق ہے اور ہم نے تیرا عرفان حاصل نہ کیا جیسے تیرے عرفان کا حق ہے۔

اگر ایسے سعید لوگوں کو وقت وصال جنت کی بشارت مل جائے تو جائے تعجب نہیں۔

بچوں کو سلام کرنا —
تواضع کی عمدہ مثال

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَسَلَّم عَلَیْهِمْ وَقَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد	صفحہ ۳۲۸
قال النووی:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۹۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۰۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۷

ترجمة الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ چند بچوں کے پاس سے گزرے

تو آپ نے ''السلام علیکم'' کہا اور ارشاد فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ پر قربان جائیں حضور کس درجہ شفیق ورحیم ہیں کہ اپنی شفقتوں سے بچوں کو بھی محروم نہیں رکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ متواضع ہیں کہ بچوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

آج ہمیں بھی چاہیے کہ اگر بچوں سے گزر ہو تو انہیں اسلام علیکم کہیں کیونکہ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک تو بچوں کو السلام علیکم کہنے سے نفس سے کبر کا مادہ ختم ہوگا اور دوسرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کا ثواب بھی مل جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما اسی جذبہ صادقہ سے بچوں کو السلام علیکم کہا کرتے تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی تربیت یافتہ تھے انہیں زندگی کا سکون ہی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ملا کرتا تھا۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی عیاں ہوا کہ انسان جب گھر جائے تو اسے داخل ہوتے ہی اپنے بچوں کو اھلیہ کو بہن بھائیوں کو السلام علیکم کہنا

چاہیئے۔

اور ان لوگوں کیلئے بھی درس ہے جو اپنے ماتحتوں اور ملازموں سے درشت رویہ سے پیش آتے ہیں۔ ہمارا دین دینِ رحمت ہے یہ دین شفقت ومحبت کا درس دیتا ہے اس لیئے چاہیئے کہ اپنے ملازمین اور نوکروں اور ماتحتوں کو السلام علیکم کہا جائے اس سے انکی دلجوئی ہوگی انہیں اپنا پن کا احساس ہوگا اور کہنے والے کو اللہ تعالیٰ تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرمائے گا۔

گھر کا کام کرنا ۔ متواضع ہونے کی دلیل ہے

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ؟ قَالَتْ: کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَةِ اَھْلِہٖ یَعْنِی: خِدْمَةَ اَھْلِہٖ ۔ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۸۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۱۰۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۶۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰

قال الترمذی:	هذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۹)	جلد۲	صفحہ۶۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۳۱۷۰)	جلد۲	صفحہ۳۰۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۴۰)	جلد۱۴	صفحہ۳۵۱
المصنف عبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۴۹۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۶۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد۱۳	صفحہ۲۴۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۷	صفحہ۹۸
فتح الباری		جلد۲	صفحہ۱۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد۱	صفحہ۲۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۹۲)	جلد۵	صفحہ۲۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۸)	جلد۵	صفحہ۲۰۵۲
فتح الباری		جلد۹	صفحہ۵۰۷
دلائل النبوۃ		جلد۱	صفحہ۳۲۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اھل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے جب صلاۃ (نماز) کا وقت ہو جاتا تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو ساری کائنات کے ہادی اور مرشد ہیں ان کا اسوۂ مبارکہ کتنا عالی ہے گھر تشریف لے جاتے تو گھر کے کاموں میں اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے۔ آج مرد جب گھر پہنچتا ہے تو گھر کا کام کاج اسے اپنی توہین محسوس ہوتا ہے اور اپنے لئے عار سمجھتا ہے۔ یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف ہے گھر میں اپنی اھلیہ کے کام کاج میں شریک ہو جانا اسوۂ نبوی ہے اس طریقہ مبارکہ پر عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ انسان متواضع اور منکسر المزاج بن جائے گا تکبر وغرور جیسی بیماری سے اللہ تعالیٰ چھٹکارا عطا فرمائے گا۔

وہ ایسا عمدہ انسان بن جائے گا کہ تمام اھل خانہ اسی کے قرب میں راحت محسوس کریں گے اور اولاد کی تربیت میں عمدہ نمونہ ہوگا۔ اولاد اپنے والد کو گھر کے کام کاج میں مصروف دیکھے گی تو یہ باتیں ان کے لوحِ دل پر

نقش ہو جائیں گی پھر وہ بڑے ہو کر گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہیں کریں گے باپ کو اگر بڑھاپے میں بیماری نے آلیا تو اس کی اولاد اس کی خدمت میں خوشی محسوس کرے گی اور اپنے باپ کی کسی بھی قسم کی خدمت میں سبکی محسوس نہیں کرے گی۔

اس حدیثِ پاک میں صلاۃ (نماز) کی اہمیت کو پھر اجاگر کر دیا گیا۔ یہ گھر کے کام کاج کا معاملہ اس وقت تک ہے جب تک کہ صلاۃ کا وقت نہیں ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی بندگی کیلئے بلاوا آ جائے تو پھر اولیت اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ہے اللہ کی بندگی سب سے افضل ہے اور اللہ کی عبادت کا حق گھریلو خدمات سے کئی درجے فائق ہے۔

تواضع کا ایک انداز –

مسافروں کی دلجوئی

عَنْ اَبِیْ رِفَاعَةَ تَمِیْمِ بْنِ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
اِنْتَهَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطِبُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُل" غَرِیْب" جَاءَ یَسْأَلُ عَنْ دِیْنِهٖ لَایَدْرِیْ مَادِیْنُهٗ؟ فَأَقْبَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَرَکَ خُطْبَةً حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیَّ فَأتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثَمَّ أَتٰی خُطْبَتَهٗ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم　　رقم الحدیث (۸۷۶)　　جلد ۲　　صفحہ ۲۷۵

ترجمة الحدیث:

حضرت ابورفاعة تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے

بیٹھا میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس میں نے عرض کی

یارسول اللہ! میں ایک مسافر آدمی ہوں اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ یہ مسافر نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے؟ (حضرت ابورفاعہ فرماتے ہیں کہ میرا اتنا عرض کرنا تھا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ ارشاد فرمانا ترک کر دیا یہاں تک کہ میرے پاس تشریف لے آئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک کرسی منگوائی گئی تو آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی تھی اس میں سے مجھے بھی تعلیم دی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبہ کی طرف آئے اور اسے آخری حصہ تک مکمل فرمایا۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پر تاج نبوت سجائے ہوئے کس درجہ متواضع اور منکسر مزاج تھے آپ کی طبیعت مبارکہ میں درشتی اور سختی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہر چھوٹے بڑے کی بات بڑے غور سے سنتے تھے۔ غرباء و مساکین کا بڑا خیال رکھتے مسافروں کی

دلجوئی آپ کے اخلاق کریمانہ کی شان تھی۔اس حدیث پاک میں ایک مسافر دوران خطبہ آ جاتا ہے وہ خطبہ کے آداب سے ناواقف ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات کا ذرا ملال نہیں کرتے بلکہ اپنا مبارک خطبہ چھوڑ کر اس کی بات سنتے ہیں اس کی تشفی فرماتے ہیں اور اس کو دین کی تعلیم سے روشناس کرتے ہیں لوگ اس سارے منظر کو دیکھ رہے ہیں بلکہ عالم بالا کے مکین عجب رنگ سے دیکھ رہے ہونگے اور اس دل انور کے کیف کا اندازہ لگا رہے ہونگے جو اس درجہ شفیق ورحیم ہے کہ اس سے بڑھ کر شفقت ورحمت کا تصور نہیں۔

اس نو وارد مسافر کی دلجوئی کے بعد آپ دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اپنا خطبہ مکمل کرتے ہیں۔

اے آسمان پر چمکنے والے سورج! تو نے بڑے بڑے مبلغ دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی مبلغ دیکھا

تو نے بڑے بڑے دلجوئی کرنے والے شفقت وپیار کرنے والے دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی شفیق ورحیم دیکھا

تو نے بڑے بڑے متواضع دیکھے ہونگے عجز وانکساری کرنے

والے دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا سرانور پر نبوت کا تاج سجائے رسالت کی خلعت زیبا زیب تن کیے ہوئے محبت الٰہی کے حلہ میں ملبوس ختم نبوت کا دوشالہ لیئے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی تواضع وعاجزی کرنے والے کو دیکھا

ہزاروں رحمتیں اور برکتین ہوں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی کرم نوازیوں کے سبب ہم نعمت ایمان سے مالا مال ہیں

لاکھوں درود وسلام ہوں شاہسوار یکراں بُراق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی رحمتوں کے تصدق ہم اس عالم رنگ وبو میں سانس لے رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنْ بَعَثْتَہٗ اِلَی الْخَلْقِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً وَجَعَلْتَہٗ سِرَاجاً مُنِیْراً.

معمولی ھدیہ قبول کرنا ۔
علامت انکساری

عنہ (ای عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ)عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْدُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ اَوْذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاع" اَوْکُرَاع" لَقَبِلْتُ

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث(۲۴۲۹)	جلد۲	صفحہ۹۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث(۴۸۸۳)	جلد۵	صفحہ۱۹۸۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث(۱۱۲۳۶)	جلد۱۱	صفحہ۱۲۰
فتح الباری	رقم الحدیث(۲۵۶۸)	جلد۵	صفحہ۱۹۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۶۷۱۵)	جلد۴	صفحہ۲۶۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۶۱۶۳)	جلد۴	صفحہ۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۰۱۶۴)	جلد۹	صفحہ۴۱۸

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۳۴۰۵) جلد ۱۰ صفحہ ۸۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے یا بازو کھانے کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کرلوں گا اور اگر مجھے بکری کے بازو یا پائے ہدیے کے طور پر دیے جائیں تو میں ضرور قبول کروں گا۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ سادہ اور متواضع تھے۔ معمولی دعوت کو قبول کرنا اور معمولی ھدیہ کو قبول کرنا تواضع کی واضح دلیل ہے۔

آجکل بڑی بڑی دعوتوں کو قبول کیا جاتا ہے امراء اور سرمایہ داروں کی دعوتوں پر بخوشی جایا جاتا ہے لیکن اگر کوئی غریب دعوت دے دے تو اسے قبول کرنے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی قیمتی تحفہ دیا جائے تو اسے فوراً قبول کیا جاتا ہے اور اگر معمولی نوعیت کی کوئی چیز ہدیہ دی جائے تو اسے واپس کردیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طریقہ مبارکہ یہ ہے کہ معمولی دعوت کو قبول کیا جائے اور معمولی تحفہ بھی قبول کیا

جائے اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ قبول کرنے والا تکبر سے دور رہے گا اس کی طبیعت میں انکساری آئے گی اور متواضع المزاج ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ دینے والے کی دلجوئی ہوگی اور کسی غریب و مسکین کی دلجوئی بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے اور ہمارے اعمال نامہ کو گناہوں کی سیاہی سے محفوظ فرمائے۔

ہاں وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے جو اللہ کو راضی کیا کرتا ہے کسی اللہ والے سے کسی نے پوچھا اللہ کو راضی کرنا مشکل ہے یہ آسان اس نے فوراً جواب دیا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا آسان اور سھل ہے۔

وہ کیسے؟

اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو راضی کردو اللہ تعالیٰ خود بخود راضی ہوجائے گا اور جو مسلم بھائی معمولی تحفہ لے کر آیا ہے نہ معلوم وہ کس خلوص سے لیکر آیا ہے اگر اسے قبول نہ کیا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور اگر قبول کرلیا تو ہوسکتا ہے وہ اس درجہ خوش ہو کہ اس کے خوش ہونے سے مالک وخالق جل جلالہٗ راضی اور خوش ہوجائے۔

علامتِ تواضع -

گرا ھوا لقمہ اٹھا کر صاف کرکے کھا جانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَاماً لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلاثَ قَالَ : وَقَالَ: اِذَاسَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَااَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِىْ أَىِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۶۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد۳	صفحہ۳۷۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۱۰)	جلد۳	صفحہ۳۱۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد۲	صفحہ۱۳۲
فتح المنان (المسند الجامع)/ رقم الحدیث (۲۱۵۹)		جلد۸	صفحہ۱۴۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۶۱۷)	جلد۷	صفحہ۴۵۴
حلیۃ الاولیاء		جلد۱۰	صفحہ۳۹۶
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۱۹۹)	جلد۱	صفحہ۳۱۵
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۹۷۰)	جلد۷	صفحہ۳۱
قال الالبانی:	ھذا اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۰۳)	جلد۱۰	صفحہ۳۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ نیچے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یہ بھی حکم دیا کہ ہم کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! یہ عاجزی کا اعلیٰ نمونہ ہے جو آدمی اپنے گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر اسے صاف کر کے کھا جائے تو وہ یقیناً تواضع کی دولت سے مالا مال ہے کیونکہ متکبر ایسا نہیں کرتا بلکہ اس طرح لقمہ اٹھانے کو وہ اپنی اہانت سمجھتا ہے لیکن اسے یہ علم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس دین کو لے کر آئے اس دین میں نعمت کی کتنی قدر کا حکم ہے۔ نعمتوں کے ناقدرے کو نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

آج کھانا کھاتے اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ پیالے کے آخر میں کچھ سالن چھوڑ دیا جاتا ہے اسے وہ مہذب ہونے کی علامت تصور کرتے ہیں ایک مسلمان کو ایسی تہذیب سے کیا سروکار جو تکبر کا درس دے وہ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام ہے اس کی سوچ اور فکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ مبارک کے اردگرد گھومتی ہے وہ محمدی تہذیب کا دلدادہ ہے جس میں صفائی و نظافت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور برکت کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ وہ مبارک تہذیب ہے جو ہر قدم پر تکبر پر ضربِ

کاری لگاتی ہے غرور سے اسے نفرت ہے یہ تو عجز وانکساری کا درس دیتی ہے اور نفس کے منہ زور گھوڑے پر اطاعتِ خداوندی کی لگا میں ڈالتی ہے۔

آیئے اس سنت پر یوں عمل کریں بلکہ اس کی اپنے احباب کو یوں ترغیب دیں کہ ایک مسلمان اس پر عمل کرتے ہوئے روحانی خوش محسوس کرے زمانہ فتنہ فساد میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کا دامن تھامنا معمولی نیکی نہیں۔

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُمِئَةِ شَهِیْدٍ.

جس نے فسادامت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کیلئے ایک سو شہید کا اجروثواب ہے۔

اس حدیث پاک سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا چاہیئے اگرچہ وہ مقدار میں کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ آجکل شادی بیاہ کی تقریبات میں جس بے دردی سے کھانا ضائع کیا جاتا ہے اسے دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت میں نہ آجائیں۔ جو مردمومن ایک ایک لقمہ کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازتا ہے اور اس پر رزق کا دروازہ بند نہیں کرتا۔

اس دنیا میں ایسے بے شمار لوگ دیکھے جاسکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے

رزق دیا اور وافر مقدار میں دیا لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی بلکہ اللہ کا دیا ہوا مال بے دریغ لٹایا اسے جھوٹی نام ونمود میں خرچ کیا یوں اسراف سے خرچ کیا کہ شاید اسراف بھی انگشت بدنداں ہو ذرا سی سر درد ہوئی دیارِ غیر میں علاج کرایا جارہا ہے ذرہ سی تکلیف پہنچی تسکین کیلئے کئی ملکوں کا سفر کیا جارہا ہے اور اللہ کی امانت کو بے دریغ ضائع کیا جارہا ہے پھر دنیا نے دیکھا کہ وہ پائی پائی کے محتاج ہو گئے۔

اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَبَطْشِکَ اَللّٰھُمَّ لَاتَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طُرْفَۃَ عَیْنٍ بِمَنِّکَ وَکَرَمِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

تکبر کیا ہے؟

وَعَن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
لایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَن کَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ
فَقَالَ رَجُل'' : إِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ أَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَناً
وَنَعْلُهُ حَسَنةً إِنَّ اللّٰهَ جَمِیْل'' یُحِبُّ الْجَمالَ الْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ
وَغَمْطُ النَّاسِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۱)		
الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۶)	جلد۳	صفحہ۳۰۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث صحیح		
الحاکم		جلد۱	صفحہ۲۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۵)	جلد۳	صفحہ۵۴۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۴)	جلد۱	صفحہ۴۶۰

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۶۲۶)		جلد۴	صفحہ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد۴	صفحہ۲۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۳)	جلد۴	صفحہ۴۹۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸۲)	جلد۳	صفحہ۳۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد۱۰	صفحہ۲۵۹
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (۵۵۵۷،۵۵۵۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۸۵،۱۸۴
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۸۹)	جلد۹	صفحہ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۱۰)	جلد۴	صفحہ۲۱۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۶۵
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ایک آدمی نے عرض کی

آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو۔

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا)

بیشک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر - حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھنا ہے۔

-☆-

ذرّہ چھوٹی چونٹی کو کہتے ہیں۔یعنی جس شخص کے اندر چھوٹی چونٹی کے مقدار تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور ذرّہ سے مراد وہ مادہ بھی ہے جو سورج کی شعاؤں میں روزن دیوار سے چمکتا اور اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔یعنی جس میں معمولی سے معمولی بھی کبر ہوگا وہ جنت نہیں جائے گا۔

قربان جائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم پر کہ جنہوں نے استفسار کر کے ہمارے لئے نجات کا سامان مہیا کر دیا۔ عرض کی جاتی ہے یارسول اللہ! انسان یہ چاہتا ہے کہ اسکے کپڑے اچھے ہوں اسکا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی کبر میں شامل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں انسان کی نفاست طبع پر دلالت کرتی ہیں اور اسلام نظافت وطہارت کا حکم دیتا ہے یہ چیزیں ہرگز تکبر کے زمرے میں نہیں آتیں بلکہ جمیل اللہ ان چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر تو حق بات کو نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

حق حق ہے اسے ماننا ہر ایک پر فرض ولازم ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اسکی شریعت ہے مخلوق خالق کے حکم سے سرتابی کیوں کرے؟ مخلوق مخلوق ہے اس پر لازم ہے حق کو قبول کرے اس کا انکار نہ کرے۔ حق کا انکار اپنے آپ کو بڑا جاننا ہے نہ ماننے والے میں کبر کا مادہ موجود ہے جس کے باعث وہ حق کو قبول نہیں کر رہا اگر وہ عاجزی کے وصف سے متصف ہوتا انکساری کو اپنائے ہوئے ہوتا تو فوراً حق قبول کر لیتا۔

انسانوں کو حقیر جاننا بھی تکبر ہے۔ سب انسان اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں ان سب کا خالق ومالک اللہ ہے اب انہیں حقیر جاننا اپنے آپ

سے کم تر جاننا قدرت خداوندی کا انکار ہے اور یہی تکبر ہے۔ بلکہ ایک مومن کا وصف جمیل یہ ہوتا ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتا ہے کسی کو حقیر نہیں جانتا ہے بلکہ ہر ایک کو اپنے آپ سے بہتر جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا رہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے آپ کو بہتر جاننے سے اور مخلوق کو حقیر سمجھنے سے خالق و مالک ناراض ہو جائے اور سب سے حقیر وہ ہے جس سے اس کا خالق و مالک ناراض ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَا نَعُوْذُبِکَ وَبِاِسْمِکَ الْکَرِیْمِ مِنْ غَضَبِکَ وَبَطْشِکَ وَعَذَابِکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ.

وَعَن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُما
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
إِیَّاکُمْ وَالْکِبْرَ فَإِنَّ الْکِبْرَ یَکُوْنُ فِی الرَّجُلِ وَإِنَّ عَلَیهِ الْعَباءَ ۃَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۵)	جلد۳	صفحہ۵۳۴
مجمع الزوائد		جلد۱۰	صفحہ۲۲۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۸۲)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۸
فتح الباری		جلد۱۰	صفحہ۴۹۱

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم تکبر سے بچو! متکبر آدمی ہوتا ہے اس حال میں کہ اس پر عباءہ ہو۔

-☆-

اچھا اور نفیس لباس پہننا شریعت اسلامیہ میں ممنوع نہیں ہے بلکہ اگر اللہ کے انعامات کے شکریہ کے طور پر پہنا جائے تو محمود و مستحسن ہے لیکن یہی

لباس اگر نیت صالح نہ ہوتو انسان سے آہستہ آہستہ عاجزی کا وصف چھین لیتا ہے اور اسے متکبرین کی فہرست میں داخل کر دیتا ہے۔

اپنے اوپر قیمتی وعمدہ لباس کو دیکھ کر نفس خوش ہوتا ہے اور یہ خوشی اس کے اندر کبر کا مادہ پیدا کر دیتی ہے اگر کوئی ایسا شخص نظر آ گیا کہ اس پر عمدہ لباس نہیں تو انسان اسے حقارت سے دیکھتا ہے یہی حقارت سے دیکھنا علامت تکبر ہے لیکن اگر مومن ایمان کی حلاوت رکھتا ہوتو یہ چیز اس میں تکبر کا باعث نہیں بنتی کیونکہ وہ ہر حال میں اللہ جلا جلالہٗ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا متکبر نہیں ہوا کرتا بلکہ اگر کوئی ایسا نظر آ جائے کہ اس پر عمدہ لباس نہ ہوتو مومن اللہ تعالی کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اور اس کے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے خالق و مالک اس آدمی کو بھی اپنے انعامات سے سرفراز فرما اور جو شخص اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے اللہ اسے تکبر وغرور سے محفوظ رکھتا اور اسے تواضع وانکساری کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

شر العباد

وَعَن حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فى جَنازَةٍ قَالَ: أَلاأُخبِرُكُمْ بِشَرِّعِبادِاللّٰهِ؟ اَلْفَظُّ المُستَكبِرُ أَلا أُخبِرُكُمْ بِخَيرِ عِبادِاللّٰهِ؟ الضَّعِيفُ المُستَضْعَفُ ذُوالطِّمْرَيْنِ لايُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لأبَرَّهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد		جلد ۵	صفحہ ۴۰۷
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۴)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۴۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۳۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۹۱۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۶۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے شریر کون ہیں؟

سخت مزاج متکبر

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟

وہ ضعیف جسے لوگ ذلیل اور کمزور جانیں دو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے جس کو کوئی اہمیت نہ دی جائے (لیکن اس کی شان یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔

-☆-

ازل سے خیر و شر کی جنگ جاری ہے خیر کے اپنے اثرات ہیں اور شر اثراتِ بد رکھتی ہے وہ انسان کتنا شر میں لپٹا ہوا ہے جسے حضور عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شر العباد کہہ دیں وہ سخت مزاج متکبر ہے۔

جب انسان تند مزاج اور متکبر ہو جائے تو وہ مجسم شر بن جاتا ہے پھر اس سے ہر خوبی رخصت ہو جاتی ہے نیکی نام کی کوئی چیز اس کے ہاں نہیں رہتی بلکہ وہ شر کے پنجرے میں یوں مقید ہو جاتا ہے کہ پھر وہ اس سے باہر نکل ہی نہیں سکتا۔

مجسم شر معصیتوں میں بہت دور نکل جاتا ہے جھوٹ اور غلط بیانی چغلی وغیبت، اتہام بازی، طعنہ زنی یہ سب کچھ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتے ہیں پھر اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب کا سب شر میں لپٹا ہوتا ہے آخر وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو کر جہنم کا کوئلہ بن جاتا ہے۔

خیر خیر سے رغبت رکھتی ہے خیر کا کام خیر کو اپنی طرف کھینچنا ہے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسے خیر العباد کہا اس کے سراپا خیر ہونے میں کسے کلام ہے۔

ہر وہ ضعیف جسے لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہوں دو بوسیدہ چادروں میں ملبوس ہو اور اس کی کوئی پرواہ کرنے والا نہ ہو اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔

یہ مجسم خیر ہے اور خیر کا دلدادہ ہے اُس کے چاروں طرف خیر ہی خیر ہے صدقِ مقال اور رزق حلال اس کا مقدر ہے لوگوں کی دلجوئی کرنا اس کا

شیوہ ہے اگر دنیا دار اس کی پرواہ نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں دنیا و آخرت کا خالق تو اس کا خیال رکھتا ہے اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو ضرور پورا کر دیا کرتا ہے۔

صلاۃ خیر ہے صوم خیر ہے یہ صوم وصلاۃ کا پابند ہوتا ہے ذکر الٰہی سے شاد کام رہتا ہے اس کا سینہ انوار کا گنجینہ ہوا کرتا ہے یہ عجز وانکساری کا پیکر ہر ایک کو دل سے دعائیں دیتا ہے مخلوق کو راحت میں دیکھ کر اسے راحت ملتی ہے اور انہیں پریشان دیکھ کر اسکا دل بھی پسیج جاتا ہے۔ ایسے خیر العباد کا وجود اس دنیا کیلئے رحمت الٰہی ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو خیر کے اوصاف حمیدہ سے متصف فرمائے۔

مبغوضِ الٰھی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

أَرْبَعَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ اَلْبَیَّاعُ الْحَلَّافُ وَالفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّیْخُ الزَّانِی وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۷)	جلد۳	صفحہ۵۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۲ (بالفاظ مختلف)
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد۵	صفحہ۸۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۵۸)	جلد۱۲	صفحہ۳۶۸
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۹۲۴)	جلد۹	صفحہ۳۵۸
مسند الشھاب	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۳
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۷	صفحہ۵۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۶۱)	جلد۱۱	صفحہ۷۰۶

تحفۃ الاشراف رقم الحدیث (۱۲۹۹۲) جلد ۹ صفحہ ۴۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار ایسے اشخاص ہیں جن پر اللہ غضب نازل فرماتا ہے

۱۔ قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا

۲۔ متکبر فقیر

۳۔ عمر رسیدہ بدکار

۴۔ ظالم حکمران

-☆-

گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے لیکن کبھی کبھی رحمت الٰہی دستگیری کرتی ہے کہ معصیت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ توبہ وانابت کی توفیق عطا فرماتا ہے پھر وہ گریہ وزاری سے اپنے معبودِ حقیقی کو راضی کرنے کی سعی کرتا ہے سجدوں میں آنسو بہا کر اپنے خالق ومالک کو خوشنودی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے پھر اس کے باطن سے گناہ کی سیاہی دور کر دیتا ہے اور اسے اپنا بنا کر اپنی عبادت کا ذوق وکیف عطا فرماتا ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں چار ایسے اشخاص ہیں جن کے کرتوتوں کے سبب ان پر غضب الٰہی نازل رہتا ہے۔ یہ غضب الٰہی توبہ کی توفیق چھین لیتا ہے پھر اس کے مقدر میں سوائے حرماں نصیبی کے اور کچھ نہیں ہوا کرتا۔

ا۔ اَلبَیَّاعُ الحَلَّافُ:

قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا رزق اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے جس پر کرم کرتا ہے رزق کے دروازے اس کیلئے کھول دیتا ہے اس اللہ نے تجارت وکاروبار کا حکم دیا ہے تو اس کے کچھ ضابطے بھی مقرر فرمائے ہیں لیکن جو ان ضابطوں کو پس پشت ڈال دے اور اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقے چھوڑ دے تو پھر غضب الٰہی کا سزاوار ہوگا۔

قسمیں اٹھا اٹھا کر وہ مال کیوں بیچتا ہے شاید اس لیئے کہ ایسا کرنے سے اسے زیادہ رزق ملے گا یاد رہے رزق تو اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے مقدر میں ہے لیکن اس طرح قسمیں اٹھانے سے ایک قباحت یہ ہے کہ اس کے رزق سے برکت کو محو کر دیا جاتا ہے پھر چاہے جتنے پیسے بھی اس کے پاس ہوں وہ بے برکت ہونگے۔ جب برکت ہی نہ رہی تو اس سرمایہ کا کیا فائدہ۔

دوسری قباحت یہ ہے کہ ایک سادہ لوح انسان اس کی چرب زبانی

سے متاثر ہوکر اس کی زبان سے اللہ کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو دھوکہ دینے کیلئے اللہ تعالیٰ کا پاک نام استعمال کرتا ہے۔

۲۔ اَلفَقِیرُ المُختَالُ :

فقیر جس کے پاس کوئی مال و دولت نہیں وہ سرمایہ سے خالی ہے آخر وہ تکبر کیوں کرتا ہے؟ اسباب تکبر سے تہی دامن ہوکر تکبر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل سے خوف خدا بالکل معدوم ہو چکا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں جواب دہی کو شاید تسلیم ہی نہیں کر رہا ہے ایسے شخص پر غضب الٰہی نازل ہوتا ہے اور اسے اللہ الکریم کی رحمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ اَلشَّیخُ الزَّانِی :

بدکاری فعل قبیح ہے یہ کبیرہ گناہوں میں سے بلکہ یہاں تک وعید ہے کہ فرمایا: ''لَا یَزنِی الزَّانِیُ حِینَ یَزنِی وَھُوَ مُؤمِن''.

بدکار بدکاری کرتے وقت ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

لیکن یہی فعل ایک بوڑھے سے بدتر ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی حرمات کا بالکل پاس کرنے والا نہیں بلکہ عملاً اس کے احکامات کا استہزا کرنے والا ہے اس کا باطن اس درجہ خراب ہو چکا ہے کہ خوف وخشیت الٰہی نام کی کوئی چیز

اس کے اندر نہیں رہی۔

۴۔ اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ :

اللہ جسے تخت پر بٹھاتا ہے وہ اس لیئے کہ اس کی مخلوق پر رحم کرے ظلم وعدوان کو ختم کرے جو ظالم ظلم کی طرف آمادہ ہو حاکم کا آہنی ہاتھ اسے ظلم سے روک دے تو اگر یہی حکمران عدل وانصاف کا خون کرنے لگے ظلم وعدوان کا بازار گرم کرنے لگے تو رعایا کس کے پاس جا کر فریادی ہو گویا ایسا حکمران اللہ سے بالکل نہیں ڈر رہا اگر ذرہ بھر خوف الٰہی ہوتا تو مخلوق پر کبھی بھی ظلم نہ کرتا اس کے ظلم نے غضب الٰہی کو دعوت دی اور غضب الٰہی ظالم حکمران کا مقدر ٹھہرا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :

مَنْ تَعَظَّمَ فِی نَفْسِہِ أَوِاخْتالَ فِی مِشْیَتِہِ لَقِیَ اللّٰہَ تَبارَکَ وَتَعَالَی وَھُوَ عَلَیہِ غَضْبَانُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۴
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۶۰
قال الذھبی:	علی شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۶)	جلد۱	صفحہ۲۸۳
قال الھیثمی:	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد۵	صفحہ۳۳۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۴۹)		صفحہ۱۹۳
الجامع الصغیر للسیوطی	رقم الحدیث (۸۵۹۸)	جلد۴	صفحہ۱۷۲۱
قال المحقق:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۴۳)		جلد۲	صفحہ۸۱
قال الالبانی:	صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنا حضور فرمار ہے
تھے:

جس نے اپنے آپ کو بڑا جانا یا اترا کر چلا تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ
سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

-☆-

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہوگا اسے ابدی وسرمدی انعامات سے نوازا جائے گا یہ ہر ایمان والے کی خواہش ہے کہ اس کا اللہ اس سے راضی ہو لیکن وہ آدمی جو زمین پر اترا کر چلتا ہے غرور وتکبر کا پیکر بن کر رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو حقیر جان کر اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے تو سن لیجئے وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔

اللہ کا غضب نعمت ایمان سے محروم کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کے ایمان کو محفوظ فرمائے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو تو ایمان کی دولت سمیت رخصت ہو۔

جس سے اللہ ناراض ہو اور اس پر اس کا غضب نازل ہو تو اس کیلئے

قبر میں بھی عذاب ہے اور میدان حشر میں بھی اس کا برا حال ہے بالآخر اسے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔

ایک متکبر کی عبرتناک سزا

وَعَن جابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ

أَحۡسِبُهُ رَفَعَهُ أَنَّ رَجُلاً کانَ فی حُلَّةٍ حَمراءَ فَتَبَخۡتَرَ واختالَ فِیها فَخَسَفَ اللّٰہُ بِهِ الۡأَرۡضَ فَهُوَ یَتَجَلۡجَلُ فِیها إِلَی یَوۡمِ الۡقِیامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان کیا

ایک آدمی سرخ جوڑا پہنے اترا رہا تھا اور وہ جوڑا پہنے ہوئے تکبر سے چلا تو اللہ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔

-☆-

وَعَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه وَسَلَّمَ قَالَ :

بَیْنَمَا رَجُل " یَمشِی فی حُلَّةٍ یُّعجِبُه نَفسُهُ مُرَجَّل " رَأسُهُ یَختَالُ فی مِشْیَتِهِ إذخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فی الأَرْضِ إِلَی یَومِ الْقِیامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۱۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۲۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۲۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
پہلی امتوں میں ایک آدمی حُلّہ پہنے ہوئے سر کا کنگھا کیے ہوئے اپنے آپ کو بڑا جانتے ہوئے چل رہا تھا وہ اپنی چال میں اترا رہا تھا۔
اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ اب قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

وَعَن اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :
بَیْنَما رَجُل" مَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَجُرُّ إِزارَہُ مِنُ الخُیَلاءِ خُسِفَ بِہِ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْأَرْضِ إِلَی یَوْمِ الْقِیامَۃِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۳
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۳۳۶)	جلد۸	صفحہ۲۱۷

صحیح سنن نسائی   رقم الحدیث (۵۳۴۱)   جلد ۳   صفحہ ۴۱۶

قال الالبانی: صحیح

تحفۃ الاشراف   رقم الحدیث (۶۸۵۸)   جلد ۵   صفحہ ۳۷۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی اپنی ازار کو تکبر سے گھسیٹ رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا تو وہ زمین میں قیامت تک دھنستا جاتا رہے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ کیا کہ اس کے تکبر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے کیا سزا دی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائی

کبریاء میری چادر ہے اور جو کبریاء کے سلسلہ میں مجھ سے الجھنا چاہے میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

یہ آدمی عمدہ لباس پہن کر تکبر میں آجاتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے

اپنی چادر کو از راہ تکبر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے ایسا کر کے اس نے

اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور زمین میں دھنسانے کا عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

خوش پوشا کی، عمدہ لباس اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یہ اس صورت میں کہ جب ایک انسان اسے پہن کر اللہ کا شکر ادا کرے اسکی زبان قال وحال اللہ کی تعریف میں مگن رہے اور وہ عاجزی وانکساری کا پیکر بن جائے بصورت دیگر یہی چیز اس کیلئے وبال جاں بن جاتی ہے۔ غرور تکبر میں مبتلا انسان اپنے غرور وتکبر میں اندھا ہو جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ اپنی نعمت ایمان ضائع کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے طفیل ہر اہل ایمان کو غرور وتکبر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

بَیْنَا رَجُل" مِمَّن کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَ فی بُرْدَیْنِ أَخُضَرَیْنِ یَختالُ فِیهِما أَمَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الأَرْضَ فَأَخَذَتْہُ فَھُوَ یَتَجلْجَلُ فِیھا إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
مجمع الزوائد		جلد ۵	صفحہ ۱۲۹
قال الھیثمی:	رواہ احمد والبز اربأ سانید واحمد اسانید البز اررجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۹۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۷
حلیۃ الاولیاء		جلد ۸	صفحہ ۳۸۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۱۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۴۲)	جلد ۹	صفحہ ۹۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۱۷)	جلد ۹	صفحہ ۱۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۸۴۸)	جلد ۹	صفحہ ۳۴۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۶۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۲
قال احمد محمد شاکر:	وھذا ایضاً صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۳۲)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۰۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۸۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی دو سبز چادریں پہنے (گھر سے) نکلا اور ان دو چادروں میں اترا رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا تو اب قیامت کے دن تک زمیں میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ اس لئے کیا کہ آپ کی امت اس کو پڑھ کر، سن کر عبرت حاصل

کرے اور کبھی بھی تکبر کرنے کا نہ سوچے بلکہ ہمیشہ تواضع وانکساری کو اپنا شیوہ بنائے۔

تواضع اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور یاد رہے محبوب کو جو چیز پسندیدہ ہو، محب کو بھی وہی چیز پسند ہوا کرتی ہے۔ تکبر وغرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو ہمیں بھی غرور وتکبر پسند نہیں۔

اللّٰہ سے کلام کرنے سے محروم

وَعَن أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

ثَلاثَة" لايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلايُزَكِّيهِمْ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب" أَلِيْم" شَيْخ" زانٍ وَمَلِک" كَذَّاب" وَعائِل" مُسْتَكْبِر".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۷۲)	جلد۲	صفحہ۸۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
سنن النسائی		جلد۷	صفحہ۲۴۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۰۷)	جلد۳	صفحہ۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد۱	صفحہ۱۴۲

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۶)	جلد۳	صفحہ ۵۳۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد۲	صفحہ ۲۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد۲	صفحہ ۷۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۲۲)	جلد۹	صفحہ ۳۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد۲	صفحہ ۳۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تین ایسے بدنصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام تک نہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے:

۱۔ بوڑھا بدکار

۲۔ جھوٹا بادشاہ

۳۔ محتاج متکبر

-☆-

کلام کا ایک اپنا کیف اور مزہ ہوتا ہے کسی بڑے افسر سے انسان

ہمکلام ہووہ اپنے اندر ایک عجب طرح کا احساس پاتا ہے اگر اپنے محبوب سے ہم کلام ہوتو اس کا کیف اور ہوا کرتا ہے۔ قیامت کا دن وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے اور وہی ہمارا معبود حقیقی اور محبوب حقیقی ہے ہم اہل ایمان سے کلام فرمائے گا اس کا کیف ایسا ہوگا کہ اس کے سامنے جنت کی جملہ نعمتیں ہیچ نظر آئیں گی۔ یہ سعادت ہر ایک کے مقدر میں نہ ہوگی بلکہ یہ عزت اسے نصیب ہوگی جو اس دنیا میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ پر کاربند رہا اور آپ کی سنتوں کا گرویدہ رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتا رہا۔

لیکن کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ان سے ہم کلام نہ ہونے کا اعلان فرمادیا ہے۔

۱۔ شَیْخٌ زَانٍ:

بدکاری کسی صورت میں بھی جائز نہیں یہ فعل حرام ہے اور اس کا مرتکب گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا لیکن یہی فعل قبیح اگر بوڑھے سے سرزد ہوتو یہ اور برا ہے کیونکہ بڑھاپے میں اس جرم کے سرزد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے آدمی کا مزاج بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے اسے اپنی قبر بھولی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں حاضری کو فراموش کر چکا ہے۔

۲۔ مَلِكٌ "كَذَّاب":

جھوٹ جھوٹ ہے اس کے قبیح ہونے میں کسے کلام ہے اس میں امیر و غریب بادشاہ و رعایا کی کوئی تخصیص نہیں جو بھی جھوٹ بولے گا وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جائے گا لیکن یہی جھوٹ ایک بادشاہ سے بہت برا ہے کیونکہ بادشاہ ہر قسم کے اختیارات اور وسائل سے بہرور ہے اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت اگر پھر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اس کا مزاج بھی بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل بھی خوف و خشیت الٰہی سے خالی ہے۔

۳۔ عَائِلٌ "مُتَكَبِّر":

متکبر مبغوض الٰہی ہے اللہ تعالیٰ سے جدال کرنے والا ہے اس میں بھی کوئی تخصیص نہیں جو بھی تکبر کا مرتکب ہوگا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا لیکن ایک فقیر محتاج اگر تکبر کرتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ گناہان کبیرہ کے ارتکاب میں اس درجہ آگے جا چکا ہے کہ اس کا دل بھی خوف الٰہی سے خالی ہے اس کے پاس تکبر کرنے کے اسباب کے فقدان کے باوجود تکبر کو اپنانا اس کے ایمان باللہ کے کمزور ہونے کی علامت ہے اور قیامت کی ہولناکیوں کو بالکل بھول چکا ہے۔

قیامت کے دن نظر الٰھی سے محروم

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیامَةِ .

فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ : یارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزارِی یَسْتَرخِی إِلَّا أَنْ أَتَعاهَدَهُ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ یَفْعَلُهُ خُیَلاءَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۵)	جلد۴	صفحہ۳۱۴
سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۴
صحیح سنن ابی داوٗد	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد۲	صفحہ۵۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۰۲۶)	جلد۵	صفحہ۴۱۳

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۷۸۱۶)	جلد ۶	صفحہ ۱۲۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۳۴۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۱۴

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس نے ازراہِ تکبر اپنے تہہ بند کو زمین پر کھینچا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی مسلسل نگرانی کروں۔
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اے ابوبکر! تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔

-☆-

ہر آدمی کی دلی تمنا ہے کہ قیامت کے دن اسے عزت وکرامت نصیب ہو۔ جب اولین وآخرین دوبارہ زندہ ہو کر ایک جگہ اکٹھے ہونگے اسے رفعت وسرفرازی سے نوازا جائے۔

اس روز عزت اسے نصیب ہوگی جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوگا۔ جب وہ کریم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ رب العزت اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے ابدی و سرمدی انعامات سے نوازے گا۔ جنت کے دروازے اس کیلئے کھول دے گا اسے باغات والی جنت عطا فرمائے گا جہاں نہریں رواں دواں ہونگی اور خدمت کیلئے افراد مامور ہونگے۔

لیکن متکبر ایسا بدنصیب ہے، اللہ کی مخلوق کو نظر حقارت سے دیکھنے والا ایسا بدبخت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کلام تک نہیں فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بین دلیل ہے۔

جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے عرش کا سایہ کہاں بلکہ اس کیلئے میدان حشر میں سورج کی انتہائی تپش میں جھلسنا ہے اور اپنے ہی پسینے میں غوطے لگانا ہے حوض کوثر کا پانی اس کے مقدر میں کہاں؟ غضب الٰہی کے سبب اس کی زبان منہ سے باہر نکلی ہوگی ابدی و سرمدی نعمتیں کہاں! بلکہ اس کیلئے جہنم کے شعلے دھکائے جائیں گے اور جہنم چنگھاڑتا ہوا اس کی طرف لپکے گا جہاں آگ کے صندوق میں اسے قید کر دیا جائے گا اور جہنمیوں کا عصارہ اسے پینے کیلئے دیا جائے گا۔ الامان الحفیظ۔

اے خاک کے پتلے! آج تکبر سے باز آجا اپنے آپ کو بڑا من جان سب بڑائیاں وحدہ لاشریک کو سزاوار ہیں۔ ھٹ دھرمی کے سبب حق کا انکار نہ کر یہ انکار تیرے لیے بڑا مہنگا ثابت ہوگا۔ اللہ کی مخلوق کو حقیر نہ جان مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا خود ذلیل و حقیر ہوا کرتا ہے۔

اے قادر و قیوم اللہ! ہمارے باطن سے کبر کا مادہ نکال دے ہمیں ان لوگوں میں سے نہ کرنا ہو تکبر جیسی مہلک بیماری میں مبتلا ہیں بلکہ ہمیں عاجزی وانکساری کا وصف عطا کرنا کیونکہ عاجزی تجھے بڑی محمود ہے۔

عارف باللہ حضرت سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اللہ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ! اپنی ذات تک وصول کا اقرب طریقہ عطا فرما۔

ارشاد ہوا اے بسطامی: دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ

اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آجا۔

عجز وانکساری اختیار کرلے نفس کی انانیت کو زائل کر و یہ راستہ دو قدم ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَکْرِ النَّفس وَ کَیْدِہٖ بِبَرْکَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

لَايَـزَالُ الـرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِى الْجَبَّارِيْنَ

فَيُصِيْبُهُ مَاأَصَابَهُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمزی	رقم الحدیث (۲۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۳۶۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۵۲۸)	جلد۴	صفحہ۴۱
الترغیب والترھیب	رقم الھدیث (۴۳۰۶)	جلد۳	صفحہ۵۴۵
قال المحقق:	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۱۳)	جلد۱۰	صفحہ۶۱۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جبارین کی فہرست میں اس کا نام لکھا جاتا ہے پھر اسے وہی عذاب پہنچے گا جو جبارین کو پہنچتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے۔ اسے حسن کی دولت عطا فرمائی، عقل وخرد سے نوازا، معاملہ فہمی کا شعور عطا کیا۔ یہی انسان جب تک ان اشیاء کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا رہتا ہے اللہ کی رحمتوں کے حصار میں رہتا ہے لیکن جیسے ہی اس کا رشتہ خالق و مالک سے کمزور ہوتا جاتا ہے اس کی سوچ میں فتور آتا جاتا ہے پھر ان چیزوں کو وہ اپنا ذاتی کمال خیال کرتا ہے۔ جیسے ہی یہ چیز ذہن میں اترتی ہے وہ پٹری سے اترتا جاتا ہے پھر ایک وقت وہ آتا ہے کہ اس کے ذہن سے یہ بالکل محو ہوجاتا ہے کہ جملہ کمالات اللہ کی عطا ہیں۔ اس وقت وہ شیطان کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے اس کی سوچ اسکے خیالات اسکے تفکرات پر شیطانی تسلط ہوتا ہے وہ اس درجہ بہک جاتا ہے متکبرین کی صف میں کھڑا دکھائی دیتا ہے پھر جب وہ متکبر بن جاتا ہے تو وہ اسی عذاب کا سزاوار ٹھہرتا ہے جو عذاب متکبرین کے لئے ہے۔

متکبر - عذاب میں

وَعَن أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِی وَأَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : الْعِزُّ إِزارُهُ وَالْكِبْرِیاءُ رِداؤُهُ فَمَن یُنازِعُنِی عَذَّبْتُهُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۷)	جلد۳	صفحہ۵۳۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۸	صفحہ۳۳۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۳۱)		جلد۲	صفحہ۷۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۵۲)		صفحہ۱۹۴

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے

عزت میری ازار ہے اور کبریاء میری رداء ہے کون ہے جو اس عزت و کبریاء میں میرا شریک ہوسکتا ہے۔ جو ایسا کرے گا میں اسے عذاب دونگا۔

-☆-

اس خاک کے پتلے کو عاجزی ہی زیبا ہے اور اسے انکساری ہی اچھی لگتی ہے جو تکبر کرتا ہے اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے اور مخلوق کو حقیر جانتا ہے وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ عذاب دے اسے کون چھڑا سکتا ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد" - آپکے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

جو رب تعالیٰ کی پکڑ میں آ گیا اس کا پرسان حال کون ہوگا۔ اللہ کریم ہے اللہ ہی رحیم ہے اس کی رحمت کا سحاب ہر وقت برستا ہے اور خوب برستا ہے اسی کے در اقدس سے لو لگائے بیٹھے ہیں اسی کے کرم کے سہارے جی رہے ہیں اگر وہی عذاب دینے پر آ جائے تو پھر انسان کی اس سے بڑھ کر اور

بدبختی کونسی ہوگی اگر وہی سزا دینے لگے تو اسے بچانے والا کون ہوگا۔

انسان کو اس رزم گاہِ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلنا چاہیے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جس کے سبب وہ اللہ کی گرفت میں آ جائے ایسا کوئی کلمہ نہ نکالے جو اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ بنے ایسی چال اختیار نہ کرے جس کے سبب وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جائے۔

متکبر اور اترانے والا اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرما۔ ہمیں عجز وانکساری کی توفیق عطا فرما اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کی سعادت ارزانی فرما۔

شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے یہ طرح طرح کے وار کر کے ہم سے ہماری نعمت ایمان چھیننا چاہتا ہے اور ہمارے نفس کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہے شیطان اور نفس امارہ مل کر ابدی سعادتیں چھیننا چاہتے ہیں۔

اے کریم اللہ! اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ اپنی عنایات کریمانہ کا واسطہ ہمیں اپنے در سے دور نہ کرنا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم تیرے عاجز وناتواں بندے ہیں اور اسی عجز وانکساری میں رہنا چاہتے ہیں۔

اے کریم! جب تک ہمارا سانس آتا جاتا ہے ہمیں متواضعین میں

رکھنا اور جب ہماری زندگی کی تار ٹوٹ رہی ہو تو اپنے لطف و کرم سے ہمارا ایمان بچانا اور روز محشر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کرم میں جگہ عطا فرمانا۔

متکبر - آگ میں

عَن أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعالٰی : الْكِبْرِياءُ رِدائِی وَالْعَظَمَةُ إِزارِی فَمَنْ نازَعَنِی واحِداً مِنهُما قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۰)	جلد۴	صفحہ۴۵۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۴)	جلد۴	صفحہ۴۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۷۸)	جلد۳	صفحہ۵۳۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۰)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۹۲)	جلد۹	صفحہ۲۹۷(مختصراً)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۳۰)	جلد۹	صفحہ۱۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۴۹)	جلد۲	صفحہ۴۸۶

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۲۸) جلد۲ صفحہ۳۵

قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح اسنادہ قوی

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۵۶۷۲،۵۶۷۱) جلد۱۲ صفحہ۴۸۶

قال شعیب الارنووط: اسنادہ قوی

مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۸۷) صفحہ۳۱۴

شرح السنۃ للبغوی رقم الحدیث (۳۵۹۲) جلد۱۳ صفحہ۱۶۹

قال المحقق: ھذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشا ہے

کبریاء میری چادر ہے اور عظمۃ میری ازار ہے۔ پس جس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مجھ سے الجھنا چاہا تو میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔

-☆-

بڑائی اور عظمت اللہ کی شانیں ہیں اہل ایمان روزانہ پانچ مرتبہ اقرار کرتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار رکوع وسجود میں کرتے ہیں رکوع کی

حالت میں کہتے ہیں سبحان ربی العظیم - میرا عظمت والا رب عیب و نقص سے پاک ہے اور سجدہ میں جا کر کہتے ہیں سبحان ربی الاعلیٰ - میرا رب سب سے بڑا ہر نقص و کجی سے پاک ہے۔

انسان کی کیا حیثیت ہے؟ یہ ماءِ مھین سے پیدا شدہ ہے کس بات پر اتراتا ہے اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہے اور اللہ کے عطیہ پر اسی کے خلاف کھڑے ہو جانا اسے کیسے زیب دیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ کبرائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے اسبات کا واضح اعلان ہے کہ جو بھی تکبر کرے گا یا اپنے آپ کو بڑا کہے گا اس کی اللہ تعالیٰ سے لڑائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے لڑنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا اور اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

اهل النار

وَعَن سُراقَةَ بُنِ مالِکِ بُنِ جُعُشَمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

یَاسُراقَةُ أَلا أُخبِرُکَ بِأَهُلِ الُجَنَّةِ وَأَهُلِ النَّارِ ؟

قُلُتُ : بَلَی یَارَسُولَ اللّٰهِ

قَالَ : أَمَّا أَهُلُ النَّارِ فَکُلُّ جَعُظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُستَکبِرٍ وَأَمَّا أَهُلُ الُجَنَّةِ فَالضُّعَفَاءُ الُمَغُلُوبُونَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۳)	جلد۳	صفحہ۵۳۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۳)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی وی الکبیر والاوسط واسنادہ حسن		
الحاکم المستدرک	رقم الحدیث (۲۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۸۱۴
قال الحاکم:	اسنادہ حسن		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۳	صفحہ۶۱۹

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۶۷
قال المحقق :	اسنادہ حسن		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۵۸۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۹
سلسلۃ الاحادیث صحیحہ	رقم الحدیث (۱۷۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۶۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۱
قال الھیثمی :	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح الا ان فیہ راوِلم سیم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۵۱۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۴۲۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سراقہ بن مالک بن جُعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے سراقہ! میں تمہیں اہل جنت اور اہل نار کی خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کی یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے

سن لو! اہل نار ہر اکڑ کر چلنے والا، مغرور اور متکبر ہے

لیکن اہل جنت مغلوب ضعفاء ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں تین ایسے بدنصیبوں کی خبر دی ہے جو اھل نار ہیں ان کی مقدر میں آتشِ دوزخ میں جلنا ہے۔

۱۔ **اَلْجَعْظَرِیُّ :**

اَلْجَعْظَرِیُّ : اَلفَظُّ الْغَلِیظُ الْمُتَکَبِّرُ

جعظری بدخلق، درشت مزاج اور متکبر کو کہتے ہیں

اخلاق کریمانہ کے جمال سے محروم درشت مزاج جہنم کا سزاوار ہے جو بات بات پر تلخی پر اتر آئے گالی گلوچ اس کا شیوہ ہو بدمزاجی اور بدخلقی اسکا عادت ہو ایسا آدمی آدمی ہوتے ہوئے بھی آدمی نہیں وہ تو حیوانات سے بدتر ہے اور ایسا شخص اس قابل ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بنایا جائے۔

۲۔ اَلْجَوَّاظُ :

اَلْجَوَّاظُ : اَلْجَمُوْعُ الْمَنُوْعُ

جواظ مال جمع کرنے والے اور دوسرے کو نہ دینے والے کو کہتے ہیں

یعنی ایسا شخص جو بخل جیسے قبیح وصف سے متصف ہو جس کا کام صبح و شام دولت اکٹھا کرنا ہو پھر اسے سنبھال سنبھال کر رکھنا ہو اسے اس کے حقداروں تک نہ پہنچانا بلکہ محروم رکھنا ہو اس کے ماں باپ اس کے جگر پارے اس کے عزیز و اقارب اس کے سامنے عسرت کی زندگی گزارتے ہیں لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ایسا شخص بھی اس قابل ہے کہ اسے قیامت کو نذر آتش کیا جائے۔

۳۔ اَلْمُتَکَبِّرُ :

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا

اگر اس کے پاس مال ودولت ہے تو اس بنا پر وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے

اگر اس کے پاس علم ہے تو وہ باقی لوگوں کو حقیر جانتا ہے اور علم کی بنا پر اپنے آپ کو ان سے فائق وبرتر سمجھتا ہے

اگر اس کی شکل وصورت اچھی ہے تو اسے اپنا ذاتی کمال سمجھتا ہے اور دوسرے لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے

اگر اس کا نسب عالی ہے تو اس نسب کی بنا پر اتراتا ہے اور جو افراد اس کی قوم یا قبیلہ کے نہیں انکے برابر بیٹھنا توہین سمجھتا ہے

حالانکہ اسے چاہیئے تھا کہ اگر اس کے پاس مال ودولت ہے تو اس کے شکرانے میں غرباء ومساکین کی مدد کرتا اور ان کو اپنے مال میں شریک کرتا ان کی بھوک مٹانے کی کوشش کرتا ان کی تنگدستی کے دنوں میں ان کی مدد کرتا تاکہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم پر کرم فرمائے اور اس کے مال میں برکت رکھ دے جس سے اس کی کئی نسلیں مستفیض ہوں۔

اسے چاہیے تھا کہ اگر اس کے پاس علم ہے تو علم کے موتی عام کرتا ان کی چمک سے ان لوگوں کے قلوب بھی منور کرتا جو اس نعمت سے خالی ہیں

بلکہ ان کو ترغیب دیتا تا کہ وہ بھی اپنا دامن اس نعمت سے مالا مال کر لیتے۔

اگر اس کی صورت اچھی ہے تو اسے سراپا انکساری بن جانا چاہیئے تھا کیونکہ صورتیں بنانے والا اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ جمال دیتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے اگر کریم اللہ کا شکر کیا جائے عاجزی اختیار کی جائے وہ وحدہ لاشریک کرم در کرم فرماتا ہے اور مزید انعامات سے سرفراز فرماتا ہے۔

اگر اس کا نسب عالی ہے تو اسے تواضع اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتی بلکہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ.

اللہ کے ہاں تم میں سب سے معزز وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے آراستہ ہے۔

وَعَن حارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :
أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۹۱۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا
میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے
کیا میں تمہیں اہل نار کے بارے میں نہ بتاؤں؟
ہر بَد خُلُق، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر

-☆-

بدخلق کسی بھی ملت میں قابل عزت نہیں۔ بدخلقی انسان کو انسانیت کے مرتبہ سے گرادیتی ہے انسانیت کا زیور حسن خلق ہے یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصفِ جمیل ہے اور آپ کے پیروکاروں، اطاعت

شعاروں کا شعار ہے۔ اخلاق کریمانہ سے ہی لوگوں کو قائل کیا جا سکتا ہے اسی وصفِ محمود کی بدولت مقتدا بنا جا سکتا ہے اور جو بد خلق ہے اس کے اندر تمام عیوب ہیں کیونکہ بد خلقی انسان کو شیطان کا جلیس بنا دیتی ہے اور شیطان ہر فعل بد کی ترغیب دیتا ہے بد خلق میں اسکی بد خلقی کے سبب کوئی بھی عادتِ محمود نہیں رہتی پھر وہ مجسم شر بن کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

اکڑ کر چلنے کی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اکڑ کر چلنے والا اللہ کی عنایات کریمانہ سے محروم رہتا ہے۔

وَلاَ تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحاً اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الجِبَالَ طُوْلاً.

زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلو کیونکہ ایسا کرنے سے نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔

کیا اکڑ کر چلنے والا زمین پھاڑ سکتا ہے اور کیا وہ بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتا ہے یہ کمزور انسان اس میں اتنی قوت وتوانائی کہاں؟ جب یہ ایسی قوت وطاقت سے تہی دامن ہے تو پھر اسے اکڑ کر چلنا زیبا نہیں اگر اکڑ کر چلنے سے باز نہ آیا تو جہنم اسے نگلنے کیلئے اپنا منہ کھولے ہوئے ہے۔

تکبر کرنے والا اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا آگ میں جلائے جانے

کے قابل ہے اگر وہ بڑا ہے تو اپنے آپ کو بچالے، عذاب کو اپنے سے دور کر دے لیکن اس میں اتنی ہمت کہاں بلکہ قیامت کے دن اس میں تاب گویائی نہ ہوگی جس آدمی کی اتنی حیثیت ہو اسے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہیئے اور تکبر کی عادت ترک کرنی چاہیئے اگر پھر بھی وہ تکبر کرتا ہے تو جہنم کے شعلے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

آگ کا ایندھن

وَعَن أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ
عَنِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
اِحْتَبَّتِ الْجَنَّۃُ والنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ : فِیَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَکَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فِیَّ ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِینَ وَمَساکِینُھُمْ فَقَضی اللّٰہُ بَیْنَھُما : إِنَّکِ الْجَنَّۃُ رَحْمَتِی أَرْحَمُ بِکِ مَنْ أشاءُ وَإِنَّکِ النَّارُ عَذابِی أُعَذِّبُ بِکِ مَن أَشَاءُ وَلِکِلَیْکُما عَلَیَّ مِلْؤُھا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۹ (مختصراً)
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۴۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۴۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۰۶۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۴۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جنت اور آگ میں بحث ہوئی، آگ نے کہا میرے اندر جابر اور متکبر لوگ ہونگے۔

جنت نے کہا

میرے اندر ضعیف اہل اسلام اور انکے مساکین ہونگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا

اے جنت! تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں رحم فرمادوں۔

اے آگ! تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں عذاب دوں۔

میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے۔

-☆-

جنت اور جہنم کے اس بحث ومجادلہ میں یہ بات نکھر کر سامنے آ گئی کہ اھل جنت کون ہیں اور اھل جہنم کون ہیں کون وہ خوش قسمت ہیں جن کے مقدر میں ابدی وسرمدی راحتیں ہیں انعامات واکرامات کا لامتناہی سلسلہ ہے اور کون وہ بدنصیب ہیں جن کے مقدر میں عذاب اور رسوائی ہے۔

متکبر وجابر لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے دنیا میں اللہ کی بڑائی کو چھوڑ کر اپنی بڑائی کا اعلان کرنے والا مخلوقِ خدا کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھنے والا قیامت کو آگ کی لپیٹ میں ہوگا۔ یہ آگ اس کے سارے ارمان پورے کر دے گی اور انہیں بتا دے گی کہ غرور وتکبر کس درجہ مہنگا ہے اور مخلوق کو اپنے سے کمتر جاننا کس درجہ عذاب کی گرفت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور تمام مومنین کو غرور وتکبر سے بری فرمائے۔

ضعیف ومساکین جنت میں اللہ کے انعامات سے شادکام ہورہے ہونگے وہ اھل ایمان جسے دنیا حقیر جانے اسے کمزور تصور کرے اسے اس بات پر ذرہ برابر ملال نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ کسی کے حقیر جاننے سے ایمان والا حقیر نہیں ہوتا بلکہ اس کے خالق ومالک کی رحمت کو جوش آتا ہے تو اس کا نام ازلی سعید روحوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کو جنت ان کا ٹھکانا ہوگی ابلتے

چشمے بل کھاتی نہریں خدمت پر کمربستہ خدام اس کے اشارہ ابرو کے منتظر غلمان یہ سب کچھ کریم اللہ کی کرم نوازی ہے لوگوں کے طعنوں کا بہتر اجروثواب ہے۔

اس بحث میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے

اے جنت تو میری رحمت ہے میں نے تجھے بھرنا ہے اور اے جہنم تو میرا عذاب ہے میں نے تجھے بھی بھرنا ہے۔

اے اللہ !اپنی رحمتوں اور شفقتوں کا صدقہ اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن پر تیری دائمی رحمت اور ابدی کرم ہوگا۔

چہرے کے بل جہنم میں

وَعَن أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :

اِلْتَقَی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِ وبْنِ الْعاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَی الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثا ثُمَّ مَضَی عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمْرٍو وَبَقِیَ عَبدُ اللّٰهِ بِنْ عُمَرَ یَبْکِی فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مایُبْکِیْکَ یا أَباعَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَال: هذا یَعْنِی عَبدَ اللّٰهِ بْنِ عَمرٍو -زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیه و آلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ :

مَن کانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقالُ حَبَّةٍ مِن خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ کَبَّهُ اللّٰهُ تَعالَی لِوَجْهِهٖ فی النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	جلد۲	صفحہ ۲۱۵
الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد۳	صفحہ ۵۴۰
مجمع الزوائد	جلد۱	صفحہ ۱۰۳

قال الھیثمی: رجالہ رجال الصحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۰۱۵) جلد ۶ صفحہ ۴۴۹

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھم جبلِ مَروہ پر ایک دوسرے سے ملے تو ان دونوں نے آپس میں باتیں کیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما وہیں رہے اور رونا شروع کر دیا۔

ایک آدمی نے اس سے کہا

اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو اللہ اسے اس کے چہرے کے بل آگ میں پھینکے گا۔

-☆-

جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب اور اسکی ناراضگی کا مقام ہے اس قعر مذلت

میں مغضوب علیھم کو پھینکا جائے گا۔ متکبر حق کو ہٹ دھرمی کی بنا پر نہ ماننے والا اور مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا اس جہنم میں چہرے کے بل پھینکا جائے گا۔ اس طرح پھینکا جانا اللہ تعالیٰ کے شدید ناراض ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کس درجہ پاک باطن تھے انکا دل ہر وقت اللہ کے خوف سے کانپتا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی ایسا تذکرہ سن لیتے تو فوراً ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتیں۔ یہ پاک باطن اصحاب کسی بھی لمحہ بے فکر نہ ہوتے تھے بلکہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اخلاق حسنہ سے متصف رہتے قبیح عادات سے ہمیشہ متنفر رہتے اور تکبر جیسی عادات کے تو بالکل قریب نہ جاتے۔ انکا چلنا پھرنا ان کا اٹھنا بیٹھنا اس بات کا واضح اعلان تھا کہ یہ اصحاب سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک ڈوبے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باطن اصحاب رضی اللہ عنھم کے طفیل ہمارے باطن کو اجلا اور مصفٰی فرمائے اور اپنے عرفان کی دولت سے سرفراز فرمائے اور لذت گریہ نیم شبی کی دولت مرحمت فرمائے۔

قیامت کے دن متکبر کی عبرتناک صورت

عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ :

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُساقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ : بُولَس تَعْلُوهُمْ نارُ الْأَنْيارِ يُسْقَوْنَ مِن عُصارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبالِ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۶۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۹۴)	جلد۳	صفحہ۵۴۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۳۳۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۲۱

قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۹۲)	جلد۲	صفحہ۶۰۲
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۷۷)	جلد۶	صفحہ۲۳۱
قال احمد محمد شاکر/حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۱۲)	جلد۱۰	صفحہ۶۱۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد۶	صفحہ۳۳۷

ترجمة الحديث:

متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں جتنا کر کے آدمیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ ہر طرف سے انہیں ذلت و رسوائی نے گھیرا ہو گا۔ انہیں جہنم کے ایک قید خانہ میں ہانک کر لے جایا جائے گا جسے "بُولس" کہا جاتا ہے۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ چڑھے گی انہیں طینۃ الخبال یعنی اہل نار کا لہو اور پیپ پلائی جائے گی۔



انسان کو اللہ تعالیٰ نے حسین صورت عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے حسن صورت کا تذکرہ بایں الفاظ کیا ہے:

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ.

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی، قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس امن والے شہر کی یقیناً ہم نے انسان کو حسین تر صورت میں تخلیق فرمایا۔

قیامت کے دن اہل ایمان کے سروں پر عزت و کرامت کے تاج سجائے جائیں گے اور انکے چہروں کی رونق قابل دید ہوگی لیکن متکبرین کو سزا یہ ملے گی اللہ انہیں چونٹیوں جتنا کر دے گا اس سے بڑھ کر ذلت و رسوائی اور کیا ہوگی کہ انسان کو چونٹی جتنا کر دیا جائے۔ پھر اسے جہنم کے ایک قید خانہ میں مقید کر دیا جائے گا۔ چاروں طرف آگ ہوگی اور آگ کی جیل میں انہیں بند کر دیا جائے گا۔

اہل جنت تو انعامات الٰہیہ سے شاد کام ہو رہے ہونگے لیکن جہنم کے باسی متکبرین کو پینے کیلئے جہنمیوں کا لہو اور پیپ پیش کی جائے گی۔

العیاذ باللہ من ذالک

اللھم احفظنا من بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ

یا اللہ! یا ارحم الراحمین! ہم نفسانی بندے ہیں نفس اور شیطان کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں اپنے ہی عزت و جلال کا واسطہ ہمارے ایمان کی

حفاظت فرما اور ایک لحہ کیلئے بھی ہمیں ہمارے نفس کے حوالہ نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! اپنے نام کریم کا واسطہ اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ ہمیں تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرما ہمیں سراپا عجز وانکساری بنا اور تواضع اپنانے کی توفیق ارزانی فرما۔

اے ارحم الراحمین! قیامت کی ہولنا کیوں سے خوف آتا ہے تیرے عذاب سے ڈر لگتا ہے تجھے اپنی رحمت کاملہ کا واسطہ ہمیں قیامت کے دن اپنے غضب سے مامون ومحفوظ فرما اپنی رحمتوں اور اپنی نوازشات سے مالا مال فرما ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

جهنم کا کوئلہ

وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَام" يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوا إِنَّماهُم فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْلَيَكُونُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْجُعْلِ الَّذِى يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأنْفِهِ إِنَ اللّٰهَ أَذهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَها بِالآباءِ إِنَّما هُوَ مُؤْمِن" تَقِيّ" وَفاجِر" شَقِيّ" النَّاسُ بَنُوآدَمَ وَآدَمَ خُلِقَ مِنْ تُرابٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹۵۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۴۷
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۸

قال الالبانی:	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۳	صفحہ۵۴۶
قال المحقق:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۷۴)	جلد۹	صفحہ۵۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۲۱)	جلد۸	صفحہ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹۵۵)	جلد۳	صفحہ۵۹۸
قال الالبانی:	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۱۵)	جلد۱۰	صفحہ۶۱۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قومیں اپنے فوت شدہ آباء واجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں بیشک وہ (فوت شدہ مشرک) جہنم کے کوئلے ہیں ورنہ وہ اللہ کے ہاں غلاظت کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہونگے جو اپنی ناک سے غلاظت لڑھکاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جاھلیت کا گھمنڈ اور اپنے آباء پر فخر تم سے دور کردیا ہے۔

بیشک اس سے بچ جانے والا متقی مومن ہے

اور

اس میں ملوث ہونے والا بد بخت فاجر ہے۔

تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

-☆-

مشرک آباء واجداد کی وجہ سے فخر ومباہات کرنا اسلام میں کسی طور پر درست نہیں وہ اللہ کے منکر اللہ کے مقابل کسی کو کھڑا کرنے والے شرک جیسے قبیح وصف سے داغدار مرکر جہنم کا کوئلہ بن چکے ان کی خوبیاں بیان کرنا ان کے کارنامے ذکر کر کے خود کو فاضل وفائق سمجھنا کیسے روا ہو سکتا ہے۔

ایک کلمہ گو ایک مسلم کسی مشرک کی وجہ سے فخر نہیں کیا کرتا اسے شرک سے حد درجہ نفرت ہوتی ہے مسلم تو عجز وانکساری کا پیکر پانچوں وقت پاؤں رکھنے کی جگہ سر رکھ کر یعنی سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کیا کرتا ہے ایسا مؤحد کیسے غرور وتکبر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

جُعل - غلاظت کے سیاہ کیڑے کو کہتے ہیں جو غلاظت میں پیدا ہوتا ہے غلاظت ہی اسکی غذا ہے جو آدمی اپنے مشرک آباء واجداد کی بنا پر فخر کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں جُعل سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

يدهده الخرء بأنفه - یہ غلاظت والا کیڑا اپنی غلاظت کوناک کے ذریعے لڑھکا تا رہتا ہے۔

متکبر آدمی غرور کا پیکر اس غلاظت میں پرورش شدہ کیڑے سے زیادہ برا ہے۔ گویا متکبر بھی ہمہ وقت غلاظت میں رہتا ہے اس کا اوڑھنا بچھونا ہی غلاظت ہے لیکن غرور کرتے وقت اس کا شعور ختم ہو چکا ہوتا ہے۔

جنت میں داخلہ ممنوع

وَعَن سَلْمانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

ثَلَاثَةٌ" لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ - الشَّيْخُ الزَّانِی وَالإِمَامُ الكَذَّابُ وَالعائِلُ المَزْهُوُّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۹
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۸۲
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۵۳۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۸
قال الھیثمی:	رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے:

۱۔ عمر رسیدہ زانی

۲۔ جھوٹا امام

۳۔ تنگ دست متکبر

-☆-

گناہ کا ارتکاب دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔ گناہ سے دل میں ظلمت کا بسیرا ہوتا ہے اگر صغیرہ گناہ بار بار کیا جائے تو وہ بھی صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے تو اگر کبیرہ بار بار کیا جائے تو کبیرہ کا مسلسل ارتکاب نعمتِ ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔ جس کے پاس ایمان نہیں وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حدیث پاک میں مذکور تینوں اشخاص گناہ کی دلدل میں اس درجہ نیچے جا چکے ہیں کہ اب انکی واپسی مشکل نظر آتی ہے تو ان تینوں اشخاص میں جو ارتکاب گناہ میں اس درجہ منہمک ہو گیا کہ اس سے ایمان ہی رخصت ہو گیا تو ایسا شخص جنت کیسے جا سکتا ہے اس کیلئے جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی ہمارے نفس کے حوالے

نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! ہم سب کو شیطان کے تسلط سے نجات عطا فرما کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بدنصیبی کے پنجے ہمارے دلوں میں گاڑ کر ہمیں تیری بارگاہ سے بہت دور لے جائے۔

اے رحیم و کریم اللہ! اپنے عزت وجلال کا واسطہ ہمیں اپنے غضب سے محفوظ فرما اور اپنی شفقتوں اور رحمتوں سے سدا مالا مال فرما۔

اے رحمان و رحیم اللہ! ہمیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا اس درجہ گرویدہ بنا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہ آئے بلکہ آپ کے انوار میں اس درجہ مستغرق کر دے کہ ہمارے بدن، ہمارے گھر، ہماری قبریں اور ہمارا حشر سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

وَمَاذَالِکَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ.

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ مَرَّفِی السُّوقِ وَعَلَیهِ حُزْمَة" مِنْ حَطَبٍ فَقِیْلَ لَهُ : مَایَحْمِلُکَ عَلَی هذا وَقَد أَغْنَاکَ اللّٰهُ عَن هذا ؟ قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ أَدْفَعَ الْکِبْرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ : لایَدخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فی قَلبِهٖ خَرْدَلَة" مِنْ کِبْرٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۴۲۹۳)	جلد۳	صفحہ۵۴۰
مجمع الزوائد		جلد۱	صفحہ۱۰۴
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۳۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث(۳۶۱)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال الھیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے اس حال میں کہ آپ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا تھا۔ تو آپ سے عرض کی گئی آپ لکڑیوں کا گٹھا کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے سے غنی کردیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا

میرا ارادہ ہے کہ میں تکبر کو اپنے آپ سے حسب سابق دفع رکھوں میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے تھے

جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

-☆-

تکبر کتنی قبیح چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایک انسان کا تکبر کرنا کس درجہ ناپسند ہے کہ جس کے اندر تکبر کا ذرہ بھی ہوا اللہ تعالی اس کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا۔ تکبر کا انجام بہت خوفناک ہے یہ اللہ تعالیٰ سے ٹکر لینا ہے اور جو خالق سے لڑائی لیتا ہے خالق اس کی قیمتی متاع ایمان چھین لیتا ہے جس میں ایمان نہ رہا وہ جنت کا حقدار کیسے ہوگا۔

اللہ ہر اھل ایمان کو تکبر سے بچائے کیونکہ تکبر کا ذرہ بھی نعمت ایمان سے محروم کرنے کیلئے کافی ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم نے اپنے صحابہ کے باطن کو کس درجہ پاک کر دیا کہ ان کے دلوں میں تکبر نام کی کوئی چیز نہ رہی بلکہ ان کی زندگی ایسے اعمال سے لبریز نظر آتی ہے جن کے سبب غرور و تکبر کا قلع قمع ہوا اور وہ تواضع و فروتنی کی عمدہ مثال بنے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ان کے

جنتی ہونے کی گواہی خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کا من کس درجہ اجلا ہے وہ جنگل میں لکڑیاں سر پر اٹھا کر لانے میں عار محسوس نہیں کرتے بلکہ نفس سرکشی توڑنے کا علاج کرتے ہیں نفس کی انانیت کو بالکل زائل کرتے ہیں اور عملی طور پر اھل اسلام پر واضح کرتے ہیں کہ تواضع وانکساری کو شیوہ بناؤ اور غرور وتکبر سے اپنے آپ کو بچاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ غرور کے سبب غضب الٰہی میں گرفتار ہو کر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ اور پھر تمہارا داخلہ جنت میں بند کر دیا جائے۔

العیاذ باللّٰہ من ذالک۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا احْفِظْنَا مِنَ الْاَخْلَاقِ الرَّذِیْلَةِ وَجَنِّبْنَا مِنَ الْکِبْرِ وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَزَیِّنْ قُلُوْبَنَا بِالتَّوَاضُعِ وَالْاِخْلَاصِ بِمَنِّکَ وَبِمَنِّ نَبِیِّکَ الکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

محمد کریم سلطانی

مراجع ومصادر

قرآن کریم
صحیح البخاری
صحیح مسلم
سنن الترمذی
صحیح سنن الترمذی
سنن النسائی
صحیح سنن النسائی
السنن الکبری للنسائی
سنن ابی داود
صحیح سنن ابی داود
سنن ابن ماجہ (۱)
سنن ابن ماجہ (۲)
صحیح سنن ابن ماجہ
المصنف لعبدالرزاق

المصنف لابن ابی شیبہ

الموطا الامام مالک

المعجم الکبیر

المعجم الاوسط

المعجم الصغیر

تاریخ بغداد

السنن الکبری

دلائل النبوۃ

المسند الحمیدی

سنن الدارمی

فتح المنان

مسند الامام احمد

صحیح ابن خزیمہ

صحیح ابن حبان

المستدرک للحاکم

التلخیص بذیل المستدرک

مسند ابی یعلی الموصلی (۱)

مسند ابی یعلی الموصلی (۲)

مسند ابی داود الطیالسی

الترغیب والترھیب

حلیۃ الاولیاء

مشکاۃ المصابیح

فتح الباری

جامع الاصول

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ

ارواء الغلیل

شرح السنۃ

مجمع الزوائد

اتحاف السادۃ المتقین

ریاض الصالحین

تحفۃ الاشراف

شرح مشکل الآثار

الادب المفرد

مسند الشہاب

الجامع الصغیر

فہرست

صفحہ